

## 47996- دینی گانوں کا حکم، اور گاڑیوں اور دو گانوں میں گانے سننا

سوال

غزلیں گانے اور گانے سننے کا حکم کیا ہے؟

اور اگر یہ حرام ہیں تو دینی گانے سننے کا حکم کیا ہو گا؟

اور بغیر ارادہ و قصد مثل بس یادوگان وغیرہ میں گانے سننے کا حکم کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

اگر گانے میں مو سیقی استعمال کی گئی ہو گانا اور سننا حرام ہے چاہے یہ مرد کی جانب سے ہو یا عورت کی جانب سے، اس میں صرف مستثنی وہی ہے جو عید اور شادی بیاہ یا کسی کے سفر سے واپس آنے کے موقع پر صرف عورتوں کی جانب سے دف بجا کر اشعار پڑھے گئے ہوں، اس کی تفصیل سوال نمبر (5000) اور (20406) کے جوابات میں بیان ہو چکی ہے۔

رہا مسئلہ دینی گانے اور اشعار کا اگر تو اس میں مو سیقی استعمال کی گئی ہو، یا یہ عورت پڑھے اور مرد سنن تو یہ حرام ہے، اور اس حالت میں انہیں دینی گانے کا نام دینا کسی چیز کو اسے کوئی اور نام دیکر دھوکہ و فراؤ میں شامل ہوتا ہے تاکہ لوگ اسے قبول کر لیں، اور یہ گانے دینی کس طرح بن سکتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرام کیا ہے

!

لیکن اگر اس میں مو سیقی نہ ہو، اور نہ بھی اس میں عشق و محبت کے اشعار شامل ہوں بلکہ مفید اور جائز کلام کی گئی ہو، اور پڑھنے والا مرد ہو تو پھر جائز ہو گئے، لیکن پھر بھی کثرت سے انہیں سننا نہیں چاہیے۔

اسلامی اشعار اور نظموں اور ترانے کے متعلق مستقل فتویٰ کمیٹی نے ایک تفصیلی فتویٰ جاری کیا ہے، جسے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:

”موجودہ شکل میں پائے جانے والے گانوں کی حرمت کے متعلق آپ نے جو حکم لگایا ہے اس میں آپ سچے ہیں، کیونکہ یہ گانے گری اور ساقط قسم کی کلام پر مشتمل ہوتے ہیں، جن میں کوئی خیر نہیں، بلکہ اس میں ہوا اور جنسی خواہشات کو ابھار ملتا ہے، اور اسے سننے والا شخص شر میں بھلا ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اپنی رضا و خوشنودی کے عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

آپ کے لیے جائز ہے کہ آپ ان گانوں کے عوض میں اسلامی نظمیں اور ترانے سن لیں، جو حکمت اور پند و نصائح اور عبرت پر مشتمل ہوں، اور دینی غیرت و حمیت کو ابھاریں، اور اسلامی خیالات پیدا کریں، اور شر اور اس کے اسباب سے نفرت دلائیں، تاکہ اسلامی ترانے اور نظمیں پڑھنے اور سننے والے کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کی طرف بلائے، اور اللہ تعالیٰ کی معصیت و مافرمانی اور اس کی حدود سے تجاوز نہ فرست پیدا کر کے اس کی شریعت اور بحادثی سبیل اللہ کی پناہ کی طرف لے جائے۔

لیکن وہ ان نظموں اور ترانے کی سماحت کو اپنی عادت نہ بنائے کہ وہ مسلسل اسے بھی سنتا رہے، بلکہ وہ انہیں مختلف موقع اور وقتاً فوقتاً سننے جب ضرورت پیش آئے مشلا شادی بیاہ کے موقع پر، یا پھر جماد کے سفر کے موقع وغیرہ پر، اور نفس کو نیر و بھلائی کے کاموں پر ابھارنے کے وقت، اور جب نفس کسی شر و برائی پر آمادہ ہو رہا ہو اس وقت اسے اس شر سے نفرت

دلانے اور روکنے کے لیے۔

لیکن اس سے بھی بہتر اور اچھی چیز تو یہ ہے کہ وہ قرآن مجید کی تلاوت کرے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ دعائیں اور اذکار پڑھ لے، کیونکہ نفس کے لیے یہ زیادہ پاکیزہ اور ظاہر ہے، اور اس میں ہی اطمینان قلب اور شرح صدر ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اللہ نے بہتر اور اچھی ترین کلام نازل کی ہے، جو ایسی کتاب ہے کہ آپس میں ملتنی بُلتی ہے، بار بار دہرانی ہوتی آیتوں کی ہے، جس سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں، پھر ان کی جسم نرم پڑ جاتے ہیں، اور دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف مائل ہو جاتے ہیں، یہ اللہ کی ہدایت ہے جسے چاہے اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے، اور جس کو اللہ تعالیٰ گرہا کر دے اسے کوئی بھی ہدایت دینے والا نہیں۔﴾ الزمر (23)

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالیٰ کچھ اس طرح ہے:

﴿جو لوگ ایماندار ہیں ان کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر اور یاد سے مطمئن ہوتے ہیں، خبردار اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے جو لوگ ایمان لاتے اور اعمال صالح کیے ان کے لیے خوشخبری ہے اور ان بہتر نکالتا ہے۔﴾ الرعد (28-29)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حالت اور عادت تو یہ تھی کہ وہ کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حفظ کرتے اور اس پر عمل کرتے، اور اس کے ساتھ ساتھ مختلف موقع مثلاً خدق کھودتے وقت اور مسجد بناتے وقت، اور میدان جہاد کی طرف جاتے ہوئے اسلامی اشارہ بھی پڑھا کرتے تھے، لیکن انہوں نے اسے اپنی علامت اور شعار نہیں بنایا تھا، کہ یہی ان کا اہم کام ہو، اور وہ اسی کا خیال کریں، لیکن یہ چیز اس میں شامل تھی جس سے وہ راحت حاصل کرتے، اور اپنے جذبات ابھارتے تھے۔

رہاڑھوں اور طبل اور دوسرے گانے بجائے کے آلات تو ان نے نظموں اور اشارہ میں ان آلات میں سے کسی بھی آہ کا استعمال جائز نہیں، کیونکہ نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ ہی صحابہ کرام نے اس پر عمل کیا۔

اللہ تعالیٰ ہی سید ہی راہ کی راہنمائی کرنے والا ہے، اور اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔" انتہی۔

ماخوذ از: فتاویٰ اسلامیہ (4/532).

رہا مسلک بغیر قصد وارادہ کے موسمیتی اور گانے سنتا، مثلاً اگر کوئی شخص کسی دوکان پر جائے تو وہاں گانے لگے ہوں اور وہ اس میں دھیان نہ دے تو اس پر کوئی گناہ نہیں، کیونکہ سننا حرام ہے، نہ کہ اس کی آواز بغیر ارادہ و قصد کے کان میں پڑنا، لیکن انسان کو چاہیے کہ وہ اسے اس براہی سے روکنے کی کوشش کرے، اور اسے نصیحت کرے۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کشتہ میں:

"رہا مسلک بغیر قصد وارادہ کے سنتا، مثلاً کوئی شخص راہ چل رہا ہو تو کسی دوکان یا گاڑی میں موسمیتی لگی ہو اور وہ اس کے کان میں پڑ جائے، یا اگر کسی کے گھر میں جائے تو وہاں پڑھو سیوں کے گھر سے موسمیتی کی آواز آرہی ہو اور وہ اس کے کان میں پڑ جائے لیکن وہ سننا نہیں چاہتا تو یہ اس معاملہ مغلوب شخص ہے، اس پر گناہ نہیں، لیکن اسے چاہیے کہ وہ حکمت و دانائی اور بہتر نصیحت کے ساتھ اس براہی کو روکے، اور حتی الامکان اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کرے، اور اپنی طاقت میں رہتے ہوئے اس کام کو کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی بھی نفس کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکفی نہیں کرتا۔" انتہی۔

ماخواز: فتاویٰ اسلامیہ (389/4).

والله عالم.